P. O. RGD. No. A 922

# ہماری زبان

انجمن ترقی اردو (ہند) علیگڑھ کا پندرہ روزہ اخبار



قیمت فی پرچہ دو آنے — سالانہ چندہ دو روپے

| جلد ۱۰ | یکم دسمبر سنہ ۱۹۵۱ء | ایڈیٹر۔ قاضی عبدالغفار | یکم ربیع الاول ۱۳۷۱ ہجری | نمبر ۴۷ |
|---|---|---|---|---|

## کچھ اپنی باتیں

### وقت کی آواز

انجمن ترقی اردو کا بنیادی مقصد "اردو زبان اور ادب کی ترقی" کے لیے "تمام ممکن ذرائع اختیار کرنا" ہے۔ اسی مقصد کو سامنے رکھ کر ملک کی تقسیم کے بعد انجمن ترقی اردو (ہند) کا دوسرا دور شروع ہوا تھا اور یہی مقصد آج بھی انجمن کے سامنے ہے۔ بعض احباب کا یہ خیال ہے کہ اردو کی ترقی کے مقصد کا دائرہ صرف اس حد تک محدود ہے کہ ہم ادب اور علوم کی اچھی اچھی کتابیں شایع کریں اور عوام کو اردو زبان سے زیادہ سے زیادہ مانوس کرنے کی تدابیر اختیار کرتے رہیں لیکن موجودہ حالات میں جو زیادہ تر اپنے تنگ نظر اور نافہم فرقہ پرستوں کے پیدا کیے ہوئے ہیں جو سمجھتے ہیں کہ اتر پردیش میں ہندی کی ترقی کے لئے اردو کا انہدام بہت ضروری ہے۔ اب ہمیں سوچنا پڑا ہے کہ جس زبان کی ترقی ہمارا مقصد ہے اگر اس کا وجود باقی ہی نہ رہے تو "ترقی" کس چیز کی ہوگی۔ اس لئے ہمیں یقین ہے کہ ترقی کے تخیل میں تحفظ کا تصور بھی شامل ہے بلکہ وہ ترقی کی شرط اول ہے۔

یہی نقطہ نظر اب ہمیں ان خطرات کو دیکھتے ہوئے جو اس ریاست میں اردو زبان کے لئے پیدا کئے جا رہے ہیں اردو کے تحفظ اور مدافعت کے میدان کی طرف لایا ہے اور انجمن نے مجبور ہو کر یہ فیصلہ کیا ہے کہ آج سے سب سے پہلے اردو زبان کے تحفظ کا محاذ قایم کرنا چاہئے۔ معمولی حالات میں انجمن کی سنجیدہ علمی فضا اس قسم کی جد و جہد کو شاید گوارا نہ کرسکتی، لیکن حالات غیر معمولی ہیں اس لئے ان کا علاج بھی غیر معمولی ہوگا۔

انجمن کو اردو زبان کے حامیوں کی بےچینی اور پریشانی کا پورا پورا احساس ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر انجمن اس وقت عوام کے احساسات کی صحیح نمایندگی نہ کریگی تو اپنے

فرض کے انجام دینے میں ناکامی کا داغ اسکے دامن پر لگیگا اور بجا طور پر اُن لوگوں کو جن کی مادری زبان اُردو ہے یہہ شکایت ہوگی کہ اتنا بڑا مرکزی ادارہ ایک اشد ضرورت کے وقت گوشہ نشین رہا۔ ہم اس قسم کی گوشہ نشینی کو ایسے وقت جبکہ اُردو زبان خطرات میں مبتلا ہے روا نہیں رکھہ سکتے اور اسی لئے انجمن نے اترپردیش کے اُردو دانوں کو دعوت دی ہے کہ وہ ایک متحدہ محاذ پر جمع ہوجائیں اور اُردو زبان کی حفاظت کا کام تمام آئینی اور دستوری طریقوں سے شروع کریں۔

اِس محاذ کے قایم کرنے کی کوئی ذمہ داری اِنجمن پر عاید نہیں ہوتی۔ یہہ ذمہ داری صرف اُن لوگوں پر عاید ہوتی ہے جن کی تنگ نظری نے خواہ مخواہ اُردو کو ہندی کا مخالف اور دشمن سمجھہ لیا۔ جو لوگ ہماری زبان کو پڑھتے رہے ہیں اُن کو معلوم ہوگا کہ انجمن کا مسلک شروع ہی سے یہہ رہا ہے کہ ہندی کے متعلق ملک کے جمہوری فیصلہ کو خوشی کے ساتھہ اور بغیر کسی شرط کے قبول کیا جائے۔ چنانچہ انجمن اُردو دانوں پر بار بار زور دیتی رہی ہے کہ وہ نہ صرف ہندی کو سرکاری زبان سمجھہ کر پڑھیں بلکہ اپنے ملک کی زبان سمجھہ کر اس میں اعلی قابلیت پیدا کریں۔ اُردو کا سوال انجمن کے سامنے صرف اُسکی علاقائی حد تک آتا ہے۔ یہہ صرف اس لئے کہ ساری دنیا کو معلوم ہے اور ہر ایماندار شخص جسکا ضمیر تعصبات سے پاک ہوجاتا ہے کہ صدیوں سے اُردو کا وطن اور گہوارہ اترپردیش ہی رہا ہے۔ جہاں کے ہندو مسلمانوں کی ایک مشترکہ کلچر کی مظہر اُردو زبان ہے اب تقسیم کے بعد اترپردیش کے مسلمانوں کی آبادی کم ہوگئی ہے، لیکن اُن ہندوؤں کی آبادی میں تو کوئی کمی نہیں ہوئی جن کی اور جن کے باپ دادا کی مادری زبان اُردو رہی ہے۔ مسلمان بھی ۱۳ یا ۱۴ فیصدی سے کم نہیں ہیں۔ اگر زیادہ نہیں تو صرف اتنے ہی ہندو اس تعداد میں شمار کرلئے جائیں تب بھی اترپردیش کی کم از کم ۳۰ فیصدی ایسی آبادی ہے جس کی مادری زبان یقیناً اُردو ہے۔ ایسی زبان کے متعلق جو ایک چوتھائی آبادی کی مادری زبان ہو یہہ کہدینا کہ وہ اس ریاست کی علاقائی زبان نہیں ہوسکتی اکثریتی اقتدار اور حاکمانہ نشہ کی کرشمہ ہے اور یہہ قول خواہ کتنے ہی بڑے آدمیوں کا ہو احترام کے قابل نہیں ہوسکتا۔

اترپردیش کے مدارس میں جسطرح اُردو زبان کو ختم کیا جارہا ہے اس کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے انجمن کا ایک وفد جس کے قاید انجمن کے صدر تھے وزیر تعلیم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور وہاں سے خوشگوار وعدے لیکر واپس آیا تھا۔ لیکن چار پانچ مہینوں کے انتظار کے بعد بھی اِس عرض و معروض کا نتیجہ کچھہ نہ نکلا۔ وفد پہونچنے کے وقت تک اور اس کے بعد بھی کئی ماہ تک انجمن کے پیش نظر یہہ نہ تھا کہ کوئی مدافعتی محاذ قایم کیا جائے وہ اِس میدان میں آنا نہ چاہتی ہے۔ لیکن لیجسلیچر کے مباحثہ کے دوران میں جو کچھہ کہا گیا (ہماری زبان میں روئداد کے ضروری اقتباسات شایع ہوچکے ہیں) وہ انگریزی اصطلاح میں آخری تنکا ثابت ہوا جو اونٹ کی کمر توڑ دیتا ہے۔ اور انجمن کو مجبور کردیا گیا کہ وہ علمی اور ادبی فضا کے سکون کو چھوڑ کر جد و جہد کے میدان میں قدم رکھے۔

اب یہہ قدم اُٹھایا جا چکا ہے پھر بھی انجمن اپنے تمام کارکنوں کو یہہ ہدایت کرتی ہے کہ وہ اس دستوری سوال کو صرف دستوری اور آئینی طریقوں سے طے کرائیں اور کوئی ایسا کام نہ کریں کہ یہہ سوال فرقہ واری یا سیاسی رنگ اختیار کر سکے۔ یہہ اندیشہ ضرور ہے کہ عام ہیجان کی حالت میں جو پیدا ہو رہا ہے، احساس ذمہ داری اور سنجیدگی کا دامن شاید بعض دوستوں کے ہاتھہ سے چھوٹ جائے۔ لیکن اُنہیں یاد رکھنا چاہئے کہ مخالفوں کی مخالفت سے زیادہ خطرناک اُردو زبان کے لئے اس کے حامیوں کی

یہہ غلطی ہوگی کہ وہ اپنی کردار یا گفتار سے اس مسئلہ میں کوئی فرقہ واری یا سیاسی عنصر پیدا کردیں۔ اس محاذ پر کام کرنے کی پہلی شرط یہہ ہے کہ ہم اس قسم کے کانٹوں سے اپنا دامن بچائیں۔ انجمن کو اردو کے وکیل کی حیثیت سے وہی کام کرنا چاہتی ہے جو ایک وکیل کو کرنا چاہیئے۔ اس کے لئے اور اردو کے تمام حامیوں کے لئے دستوری جدوجہد کا راستہ خود ہمارے دستور نے کھلا رکھا ہے اور وہ دستور کی دفعہ ۳۴۷ ہے۔ یہہ بات تصور میں نہیں آسکتی کہ اگر ہم صدر جمہوریہ کے سامنے کوئی ایسی سند پیش کردیں جس سے یہہ ثابت ہو جائے کہ اترپردیش کی آبادی میں ایک "قابل لحاظ تعداد" ایسے لوگوں کی ہے کہ جن کی مادری زبان اردو ہے تو وہ اس درخواست کو نظر انداز کرسکیں۔ ہمارا مقدمہ بہت مضبوط ہے اور اس کی وکالت مشکل نہیں، بشرطیکہ ہمارے کارکن انجمن کی ہدایات پر پوری طرح عمل کریں اور اس مسئلہ کو فرقہ پرستی اور سیاسی جدوجہد کے کانٹوں میں نہ الجھائیں۔

انجمن نے طے کیا ہے کہ اس تنظیم کا نقشہ جمانے کے لئے وسط دسمبر میں ایک مشاورتی مجلس طلب کی جائے جس میں انجمن کی شاخوں کے عہدہ داروں کے علاوہ چیدہ اہل الرائے بھی مدعو کئے جائیں اور کام کا جو پروگرام یہہ مشاورتی انجمن بنائے اسی پر عمل کیا جائے۔

لیکن ہم تھوڑا سا وقت بھی ضایع نہیں کرنا چاہتے۔ اس لئے مرکزی انجمن نے اپنی شاخوں کو ہدایت کردی کہ فوراً دستخط جمع کرنے کا کام شروع کردیں مجوزہ محضر کے فارم کثیر تعداد میں چھپوائے ہیں انکو ہر ضلع، ہر شہر، ہر بستی اور ہر گاؤں میں تقسیم کرانا ہے۔ ان پر دستخط حاصل کرنے والے کارکنوں کا احتیاط کے ساتھہ انتخاب کرنا ہے اور اس تمام کام کے لئے روپیہ بھی فراہم کرنا ہے ہمارا اندازہ یہہ ہے کہ اگر ہم دس بیس لاکھہ دستخط حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے ہماری تنظیم کی ہر اکائی کو اپنی اپنی جگہ معقول سرمایہ جمع کرنا ہوگا۔

ان امور کے متعلق ہم اردو کے حامیوں اور دوستوں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ اپنے خیالات ہماری زبان میں اشاعت کے لئے بھیجیں اور اپنی تجاویز اور مشورے مرکزی انجمن کو یا انجمن کی شاخ لکھنؤ کو بھیجیں تاکہ ہم دسمبر میں منعقد ہونے والی مشاورتی مجلس میں ان خیالات اور مشوروں پر غور کرسکیں۔

انجمن کے سامنے یہہ کام ایک بڑا کام ہے اور اس لئے ہم تمام مسلمان اور ہندو دوستوں اور ہمدردوں کی تائید اور مشورے کے محتاج بھی ہیں اور مستحق بھی۔

یہہ وقت کی آواز ہے اور وقت اور زمانہ اپنا راستہ خود پیدا کرتا ہے۔

---

## ہلکے ہلکے اشارے

— حیدرآباد کے وزیر زراعت شری وناپک راؤ نے کیا خوب فرمایا کہ

آردو کو تو ہم نے پاکستان کو دیدیا ہے بلاشبہ اردو ہمارے ملک کی پیداوار ہے لیکن بٹوارے میں دوسرے ملک کو دینے کے بعد اس سے محبت کرنا بیکار ہے

شری راؤ کی رائے میں اب اردو اس ملک میں غیر ملکی زبان ہوگئی ہے انہوں نے فرمایا کہ

اردو سیاسی طور پر مسلمانوں کو ہندوؤں سے الگ کرنے کا سبب بنی ہے اور یہہ فرقہ پرستی کی جڑ ہے۔

بہت سے جواہر ریزوں میں سے یہہ چند ہم نے اپنے ناظرین کے لئے چن لئے ہیں! اس اونچے خیالات پر کسی تنقید کی گنجائش کہاں ہے البتہ اتنا ضرور عرض کرنا ہے کہ اگر اردو زبان بٹوارے میں پاکستان کے حوالے کردی گئی تو ان چار کروڑ مسلمانوں اور انکے

ہی ہندوؤں کو بھی جن کی مادری زبان اردو ہے پاکستان روانہ فرما دیجیے اگر ایسا ہو سکے !!
رہا یہہ انکشاف کہ اردو زبان ہی فرقہ پرستی کی جڑ ہے یہہ تاریخی اجتہاد ہے اس لئے کہ اب تک تو ہم شمالی ہند کے ہندوؤں اور مسلمانوں سے یہی سنتے رہے کہ ہندوستان کے مشترکہ تہذیب کا اہم ترین نشان یہی زبان ہے جس نے ملک کی دو بڑی قوموں کو ایک دوسرے سے قریب کر دیا۔ لیکن یہہ بات وزیر زراعت سے بہتر کون بتا سکتا تھا کہ ہندوستان کی تاریخ غلط ہے اور زبان کی زراعت کے مسایل بھی زراعت ہی کے ماہرین طے کر سکتے ہیں ـــ ہمیں بھی کچھہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ مسئلہ نہ تو تہذیبی ہے اور نہ تاریخی بلکہ خالص زراعتی ہے !!

ـــ جناب وزیر صاحب کی تفریح طبع کے لئے ہم ہند کے وزیر اعظم کے حسب ذیل الفاظ نقل کرتے ہیں جو انہوں نے اپنی لدھیانہ کی تقریر میں ۳۰ ستمبر کو فرمائے تھے:

"اردو دہلی اور یوپی کی زبان ہے نہ کہ پاکستان کی یہہ ہماری بہت بڑی غلطی ہوگی کہ اس زبان کو پاکستان کے حوالے کر دیں ۔ ہم اپنی زبان کو پاکستان کے لئے وقف نہیں کر سکتے کہ وہاں کے لوگ صحیح طور پر اسے بول بھی نہیں سکتے ۔ یہہ سن کر میں حیرت میں پڑ جاتا ہوں کہ لوگ اردو کو کوئی جگہہ نہ دینے کی بات کر رہے ہیں اور یہہ کہتے ہیں کہ ہمارے ملک میں اس کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے ۔ پنجاب میں ہندی اور پنجابی کا جھگڑا چل رہا ہے مگر لطف یہہ ہے کہ اس جھگڑے کے لئے اردو زبان استعمال کی جاتی ہے اور ہندی کی حمایت وہ لوگ کر رہے ہیں جو اسے نہ لکھہ سکتے ہیں اور نہ پڑھہ سکتے ہیں"

ـــ "اردو کے ایک اور دشمن ـــ حافظ محمد ابراہیم" یہہ عنوان معاصر خلافت کے ایک اداریہ کا ہے جس میں شکایت کی گئی ہے کہ حافظ صاحب نے جو اترپردیش کے ایک وزیر ہیں کونسل کے جلسے میں تقریر کرتے ہوئے اردو کو علاقائی زبان تسلیم کرنے کے مطالبہ کو ناقابل قبول قرار دیا اور فرمایا کہ "اردو چونکہ یوپی کے باہر بھی بولی جاتی ہے اس لئے اسے یوپی کی علاقائی زبان تسلیم نہیں کیا جا سکتا"

ـــ ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہہ الفاظ حافظ صاحب کے ہیں یا نہیں اس لئے کہ مباحثہ کی سرکاری رپورٹ ابھی تک ہمیں حاصل نہیں ہو سکی ہے لیکن اگر ایسی کوئی بات حافظ صاحب نے کہی ہے تو ہم انہیں یاد دلانا چاہتے ہیں کہ اس مطالبہ کے تسلیم کرنے یا نہ کرنے کا سوال اترپردیش کے کسی وزیر یا وزیر اعظم یا کابینہ سے کوئی تعلق نہیں رکھتا! یہہ معاملہ تو وزرائے کرام سے بہت اونچا ہے! وہ کیوں ناحق اس کے تسلیم کرنے یا نہ کرنے کے سوال میں الجھتے ہیں ۔ لکھنؤ ہی میں ہماری مجلس شوریٰ طلب کی گئی ہے اور ہم نہ صرف حافظ صاحب بلکہ دوسرے وزرا کو بھی دعوت دینگے کہ تشریف لائیں اور ہمارے محضر پر دستخط کریں !!

ـــ لوگ ہمیں کہتے ہیں کہ ہم آل انڈیا ریڈیو کی پالیسی کے خلاف احتجاج کریں کہ وہ اہم مواقع پر بھی ادب اردو کے پروگرام کو حذف کر دیتا ہے ۔

ـــ ہم اپنے اندر ایسا کرنے کے لئے جرأت کی کمی پاتے ہیں ۔ ریڈیو کے محکمہ کی کھال بہت چکنی ہے ہم کیوں اپنا وقت ضایع کریں ۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ اردو کا جو کچھہ پروگرام وہ پیش کرتا ہے وہ بھی بند کر دیا جائے تاکہ پبلیسٹی کا مقصد کم سے کم حاصل ہو سکے !!

ـــ عوام کی آواز ایک دن خود ہی اس محکمہ کے جسم کی چکناہٹ کو کم کرنے والی ہے ۔ چند روز اور انتظار کیجئے !!

ـــــــ

# علاقائی زبان کی مہم

مختلف اضلاع میں جو اصحاب محضر پر دستخط حاصل کرنے کی مہم شروع کر رہے ہیں ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ جن فارموں پر دستخط لئے جائیں وہ سب جہاں تک ممکن ہو یکساں ہونے چاہئیں۔ فارم کا ایک نمونہ اور ہدایت نامہ عام اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔

## نمونۂ فارم

جمہوریہ ہند کے دستور کی دفعہ ۳۴۷ کے تحت ہم لوگ جن کے دستخط اس فارم پر ہیں اعلان کرتے ہیں کہ ہماری زبان اُردو ہے جو اس ریاست میں ایک قابل لحاظ آبادی کی زبان ہے اور جسے ہم استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ لہذا ہم مذکورہ بالا دفعہ کی منشا کے مطابق یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ریاست اترپردیش میں اسے تسلیم کیا جائے اور سرکاری طور پر تمام ریاست میں تعلیم اور سرکاری و نیم سرکاری کاروبار کے لئے اسے منظور کیا جائے۔

| نمبر | نام | ولدیت | شہر قصبہ یا گاؤں | پورا پتہ | دستخط | کیفیت |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| | | | | | | اس خانہ میں یہ لکھا جائے کہ گھر میں ان نابالغوں کی تعداد کیا ہے جنکی مادری زبان اُردو ہے |
| ۱ | | | | | | |
| ۲ | | | | | | |
| ۳ | | | | | | |
| ۴ | | | | | | |

### ہدایات

[ان لوگوں کے لئے جو فارموں پر دستخط کریں]

(۱) ہر فارم فلس کیپ سائز پر ہونا چاہئے۔

(۲) کسی صفحہ پر ۱۰ دستخطوں سے زیادہ دستخط نہ لیجئے۔

(۳) فارم کے خانے کاغذ کے دونوں طرف چھاپے جائیں۔

(۴) ہر شخص کے دستخط دو فارموں پر حاصل کیجئے تاکہ ایک نقل دفتر میں محفوظ رکھی جائے۔

(۵) دستخط حاصل کرنے کے لئے اپنے علاقہ کو اس طرح کام کرنے والوں میں تقسیم کیجئے کہ ہر شخص کا حلقہ الگ الگ ہو اور وہ ایک سرے سے دوسرے سرے تک گھر گھر جا کر دستخط حاصل کرے یہ احتیاط اس لئے ضروری ہے کہ حلقے تقسیم نہ ہونے کی صورت میں بہت ممکن ہے کہ ایک ہی شخص کے دستخط دو دفعہ حاصل کر لئے جائیں۔

(۶) تمام خانوں کی خانہ پری کرائی جائے اور دستخط کرنے والوں کے پتے تفصیل کے ساتھ لکھے جائیں۔

(۷) دستخط لینے والے اصحاب کو ہدایت کی جائے کہ وہ فارم کے ہر صفحہ کے آخر میں اپنے تصدیقی دستخط کر دیا کریں۔

(۸) انجمن کی شاخیں اور ایسی جماعتیں جو زیر ہدایت انجمن اس کام میں مصروف ہوں کی ضروری اخراجات کے لئے اپنے اپنے حلقہ اثر میں چندہ کر کے ایک رقم فراہم کر لیں جو فارم چھپوانے اور دوسرے ضمنی اخراجات میں صرف کی جائے۔

(۹) تمام خط و کتابت براہ راست جنرل سکریٹری انجمن ترقی اُردو (ہند) علی گڈھ کے پتہ پر کی جائے۔

(۱۰) دستخط لیتے وقت خاص طور تمام ایسے غیر مسلم اصحاب کے بھی دستخط حاصل کرنے کی کوشش کی جائے جن کی مادری زبان اُردو ہے اور جو اُردو زبان سے دل چسپی رکھتے ہیں۔

(۱۱) ہر شاخ کا فرض ہوگا کہ ہر پندرہ دن میں صدر دفتر کو اطلاع کرتی رہے کہ کتنے دستخط فراہم ہو چکے ہیں۔

# انجمن کی خبریں

## غازی پور

جناب سید وارث حسین صاحب عابدی بی۔اے ایل۔ایل۔بی وکیل غازی پور نائب صدر انجمن ترقی اردو غازی پور مطلع فرماتے ہیں کہ:-

حامیان اردو غازی پور نے مرکزی انجمن ترقی اردو کی شاخ قایم کرلی ہے جناب حاجی سید ابوحسن صاحب پنشنر انسپکٹر آف اسکولس صدر اور معصوم رضا صاحب جنرل سکریٹری بنائے گئے ہیں۔

---

## سہارن پور

۲۰ نومبر سنہ ۱۹۵۱ ع کو محمد علی لائبریری میں معززین شہر کی ایک ہنگامی میٹنگ ہوئی اور حاضرین کی متفقہ رائے سے سہارن پور میں مرکزی انجمن ترقی اردو (ہند) کی شاخ قایم کرنے کی تجویز منظور کی گئی۔ اور ایک عارضی کمیٹی بنائی گئی جو ممبر سازی کرکے عہدے دار اور اراکین کا انتخاب کرے گی۔ کنوینر ظہور احمد صاحب ظہور ڈھولی کھال۔ سہارن پور بنائے گئے۔ (نامہ نگار)

---

## زبان خلق

## جمیعتہ علماء انجمن کے ساتھ تعاون کرے گی

لکھنو ۲۱ نومبر۔ مولانا محمد قاسم ناظم اعلیٰ جمیعتہ یوپی نے صوبہ میں اردو زبان کی علاقائی حیثیت کو تسلیم کرانے کے لئے انجمن ترقی اردو کی کوششوں اور اس کے منصوبے کو سراہتے ہوئے ایک بیان اخبارات کو دیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ یو۔پی اسمبلی میں ہندی کو صوبہ کی سرکاری زبان قرار دیتے ہوئے ذمہ دار وزرائے گورنمنٹ نے اردو زبان کے متعلق جو رویہ اختیار کیا ہے وہ نہ صرف اردو دشمنی کا مظاہرہ ہے بلکہ دستوریہ ہند کی بھی صریح خلاف ورزی ہے کیوں کہ یو۔پی ہی ملک کا وہ صوبہ ہے جہاں آج بھی تمام لوگ اردو بولتے ہیں اور سمجھتے ہیں۔

انجمن ترقی اردو قابل مبارک باد ہے کہ وہ صوبے کے کڑوروں سکھ۔ ہندو اور مسلمانوں کی طرف سے اردو کی بقاء و ترقی اور کم از کم اس کی علاقائی حیثیت کو دستور ہند کی روشنی میں تسلیم کرانے کے لئے ایک مہم شروع کرنے والی ہے جو ایک منظم جماعت اچھی طرح کر سکتی ہے۔ میں اس اہم اور مفید کام کے لئے جمیعتہ یو۔پی کے ذمہ دار عہدیدار کی حیثیت سے اپنی اور اپنی ان تمام شاخوں کی طرف سے جو صوبہ میں پھیلی ہوئی ہیں پورے پورے اشتراک و تعاون کا یقین دلاتا ہوں اور اپنا تعاون پیش کرتا ہوں۔ (قومی آواز)

## صوبہ بہار کی آواز

پٹنہ ۱۱ نومبر۔ جناب غلام سرور صاحب جنرل سکریٹری بہار ریاستی انجمن ترقی اردو پٹنہ نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے:-

قاضی عبدالغفار صاحب جنرل سکریٹری انجمن ترقی اردو ہند (علی گڈھ) کا بیان نظر سے گذرا۔ جمہوریہ ہند کے نئے دستور کے مطابق جمہوریہ کے ہر شہری کو آزادی تحریر و تقریر کا حق حاصل ہے ہر ہندوستانی کو دستور اس بات کا مجاز دیتا ہے کہ وہ اپنی مذہبی، لسانی، ثقافتی اور تہذیبی آزادی برقرار رکھ سکے۔ دستور کا دفعہ ۳۴۷ اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ اگر صدر جمہوریہ ہند چاہے تو ایک معقول تناسب آبادی کے جائز مطالبے پر منظور شدہ زبانوں میں کسی ایک زبان یا کئی زبانوں کو علاقائی زبان کی حیثیت دے۔ ۱۴ منظور شدہ زبانوں میں اردو بھی ایک زبان ہے اردو کی لسانی روایات قدیم ہیں ان روایات کا ڈانڈا پراچین بھارت کے پالی

مہاراشٹری مگدھی اور سنسکرت زبانوں سے جاملتا ہے۔ اس دور جدید میں یہی اردو ایک مسلم الثبوت، زندہ جاوید، اور ترقی پسند زبانوں کی صف میں جگہ پاچکی ہے۔ اور ہندستان کے ہر گوشہ میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ بہار اور اترپردیش یعنی اور پنجاب میں خاص طور پر اردو زیادہ سے زیادہ لوگوں میں مقبول ہے۔ اسے بلاشبہ علاقائی زبان کی حیثیت حاصل ہے۔

علاقائی زبان کا سوال سارے ہندستان کا سوال ہے۔ اس کا مطالبہ صرف صدر جمہوریہ ہند سے کیا جاسکتا ہے۔ خوش قسمتی سے انجمن ترقی اردو ہند کا قیام ہوچکا ہے اور دیگر ریاستوں میں اس کی شاخیں قایم ہوچکی ہیں لہذا بہتر صورت یہی ہے کہ مرکزی انجمن اس تحریک کو ایک باضابطہ منظم اور اصولی طور پر چلائے اور ساری ریاستیں مرکز کی آواز پر لبیک کہیں۔ ہم قاضی صاحب نیز مرکزی انجمن کو بہار ریاستی انجمن ترقی اردو کے تعاون کا یقین دلاتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ ریاست کی تمام شاخوں سے اپیل کرتے ہیں کہ اس سلسلے میں زمین ہموار کرنے کا کام شروع کردیا جائے۔ تاکہ یہ صوبہ ہندستان کے کسی دوسرے صوبہ سے کسی حال میں پیچھے نہ رہ جائے۔"

### اٹاوہ

مولوی توفیق الحسن صاحب وکیل آنریری سکریٹری شاخ اٹاوہ اطلاع دیتے ہیں کہ:-

۲۸ اکتوبر کو انجمن ترقی اردو اٹاوہ کا ایک جلسہ زیر صدارت سید احمد صاحب منعقد ہوا اور حسب ذیل قرارداد منظور کی گئی:-

"اردو کو علاقائی زبان تسلیم کرانے کے لئے صدر جمہوریہ ہند سے حسب دفعہ ۳۴۷ دستور ہند بذریعہ انجمن ترقی اردو مطالبہ کیا جائے اور اس کے لئے اردو بولنے، لکھنے اور سمجھنے والے حضرات کے دستخط لیکر مکمل فہرست جلد سے جلد مرکزی انجمن کو بھیجی جائے جملہ عہدیداران اور ممبران انجمن سے استدعا ہے کہ وہ اس کام میں انتھک کوشش کر کے اس کو جلد سے جلد پایہ تکمیل کو پہنچائیں۔"

### رامپور

۷ نومبر مولوی عبدالسلام صاحب کے زیر صدارت صولت پبلک لائبریری میں انجمن ترقی اردو کی رامپور شاخ ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہوا جس میں ایک رزولیوشن کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا کہ اردو کو یوپی کی علاقائی زبان کی حیثیت سے سرکاری طور پر تسلیم کیا جائے رزولیوشن میں کہا گیا ہے کہ اردو کو علاقائی زبان قرار نہ دینے پر احتجاج کرتے ہوئے یہ جلسہ صدر جمہوریہ ہند سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اپنے اختیارات تمیزی سے کام لے کر جو انہیں دستور ہند کی رو سے حاصل ہیں اردو کو یوپی کی علاقائی زبان قرار دیئے جانے کے متعلق حکم دیں"۔

دوسرے رزولیوشن میں انجمن ترقی اردو کی سرگرمیوں پر اظہار اعتماد کرتے ہوئے پورے پورے تعاون و اشتراک کا یقین دلایا گیا ہے تیسرے رزولیوشن میں کہا گیا ہے کہ اردو کی بقا و تحفظ کے لئے رامپور میں جلد ہی عملی اقدام اٹھایا جائے اور جلسہ عام منعقد کیا جائے۔

### بہوروا

اقبال عراقی صاحب جنرل سکریٹری اسٹوڈنٹس لائبریری بہوروا تحریر فرماتے ہیں کہ:-

اسٹوڈنٹس لائبریری بانسپار بہوروا کے اراکین کے ایک جلسہ میں بابو سمپورنانند وزیر تعلیم کے اس خیال کی تردید کی گئی کہ اردو یوپی کی زبان نہیں ہے اردو زبان کی جو تعداد اشاعت وزیر تعلیم نے پیش کی ہے وہ حد درجہ ناقص ہے۔ اردو کے مقابلہ میں ہندی کو ہر دل عزیز بنانے کی ترکیب غیر سنجیدہ ہی نہیں ناانصافی پر بھی مبنی ہے اسٹوڈنٹس لائبریری کے اراکین کانگریس کے ہر دل عزیز صدر جناب پنڈت جواہر لال نہرو صاحب کو کانگریس اور گاندھی کا وہ فیصلہ یاد دلانا چاہتے ہیں جو زبان کے مسئلہ میں کیا گیا تھا اردو کو علاقائی زبان تسلیم کرانے کے لئے انجمن ترقی اردو (ہند) کے پروگرام پر کاربند ہونا ضروری ہے تاکہ یہ مطالبہ پوری قوت اور طاقت کے ساتھ حکومت کے سامنے پیش ہو۔ لامرکزیت اس مطالبے کی قوت اور اہمیت کو ختم کردے گی۔

## اخبار ناظر رامپور

"یوپی میں اُردو کا گلا کاٹنے کے لئے ہماری سرکار نے جس بے رحمانہ انداز سے کام لیا ہے وہ کسی اُردو پرست کی نظر سے پوشیدہ نہیں ہے - اس بے رحمی کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے انصاف طلب نہ کرنا انصاف سے انکار اور ظلم میں شرکت کی حیثیت رکھتا ہے، اس لئے ضرورت تھی کہ اس سلسلہ میں اُردو پرست احتجاج کریں اور حکومت سے مطالبہ کریں کہ وہ اُردو کے خلاف جو قدم اٹھا رہی ہے وہ غیر جمہوری ہے اور اُردو پرست اس کی راہ میں جمہوریت کے نام پر چٹان بن کر کھڑے ہو جائیں گے، چنانچہ اس سلسلہ میں اُردو پرستوں نے صوبہ بھر میں ایک مہم چلانے کا ارادہ کیا ہے اور انجمن ترقی اُردو کے زیر انتظام یہ مہم چلائی جا رہی ہے، اس مہم میں لاکھوں اشخاص کے دستخط جمع کر کے صدر جمہوریہ ڈاکٹر راجندر پرشاد سے دستور کی دفعہ ۳۴۷ کے تحت درخواست کی جائے گی کہ وہ حکومت یوپی کو اسکے متعلق ہدایت کریں کہ سرکاری طور پر اُردو کو بھی علاقائی زبان تسلیم کیا جائے، اس مہم کی ضرورت اور اہمیت کا اُردو پرستوں کو پورے طور پر احساس ہونا چاہئے، اور انہیں مہم کو جلد سے جلد کامیاب بنانے کی کوشش کرنا چاہئے"

## مسٹر شبیر علی شکیب

## بی اے ایل ایل بی

رامپور ۲۰ نومبر - انجمن ترقی اُردو کی رامپور شاخ کے جنرل سکریٹری مسٹر شبیر علی خاں شکیب بی اے ایل ایل بی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ صوبہ میں اُردو کا گلا گھونٹنے کی جو کوشش کی جا رہی ہے اسے روکنے کے لئے سارے صوبہ میں ایک زبردست مہم چلائی جا رہی ہے جس میں ۲۰ لاکھ دستخطوں سے صدر جمہوریہ کو دستور کی دفعہ ۳۴۷ کے تحت ایک عرض داشت پیش کرتے ہوئے درخواست کی جائے گی کہ اُردو کو سرکاری طور پر علاقائی زبان تسلیم کیا جائے - اس مہم کے سلسلے میں رامپور میں بھی جلد ہی اُردو کے حامیوں کا ایک اجلاس بلایا جا رہا ہے جس میں اُردو کو علاقائی زبان نہ قرار دینے پر احتجاج کیا جائے گا اور اُردو کے تحفظ و بقا کے سوال پر غور کیا جائے گا -

بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ صوبہ کے وزیر تعلیم مسٹر سمپورنانند جی نے ہندی بل پیش کرتے ہوئے اُردو کی کتابوں اخباروں اور رسالوں کے متعلق جو بیان دیا ہے اس کی عدم صحت کو ثابت کرنے کی ضرورت ہے -

## اخبار الفاروق کامٹی

تقسیم ہند کے ساتھ دہلی میں جو تباہ کاریاں ہوئیں ان سے انجمن ترقی اُردو [ ہند ] کا مرکزی دفتر بھی نہ بچ سکا - اس تباہی کے دو سال بعد مرکز کا بچا کھچا اثاثہ قاضی عبدالغفار صاحب اور ان کے رفقاء کے سپرد کیا گیا اور بابائے اُردو مولوی عبدالحق صاحب سکریٹری انجمن ترقی اُردو اس تحریک کو سنبھالنے کے لئے پاکستان چلے گئے - زیر نظر رپورٹ میں تباہی کے بعد سے اب تک جو کچھ اس انجمن کے لئے کیا گیا ہے اس کی پوری روداد معہ گوشوارہ حساب درج ہے - رپورٹ کی کچھ کاپیاں مدھیہ پردیش اسٹیٹ انجمن نے طلب کی ہیں جو اس کی نئی قائم ہونے والی شاخوں کو بھیجی جائیں گی یا براہ راست مرکز سے ان تک پہنچ جائیں گی - رپورٹ کو دیکھنے سے بھی خواہان اُردو اس کا کچھ اندازہ کر سکیں گے کہ مرکزی انجمن کے سامنے کتنے بڑے اور اہم کام ہیں - اور بہی خواہان اُردو کو اس سلسلے میں کیا کرنا چاہئے

ہم اس رپورٹ کے بعض ضروری اقتباسات اپنی آئندہ اشاعت میں درج کریں گے -

یہ جلسہ اس صوبہ کی حکومت سے یہہ بھی مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس صوبہ کی اردو بولنے والی پبلک کے احساسات اور جذبات کے پیش نظر اردو میں درخواستیں پیش کرنے کا حق اصولی اور عملی طور پر تسلیم کرے اور متعلق عدالتوں اور محکموں کو ہدایت کرے کہ وہ اردو کی درخواستوں کو بھی قبول کرے اور زیر غور لانے میں کوئی پس و پیش نہ کرے۔

## لکھنو

۱۶ نومبر پروگریسو ایکشن کیونل فرنٹ سعادت گنج نے اپنے ایک جلسہ میں جو مسٹر رام سرن لال امن کی صدارت میں منعقد ہوا اتر پردیش میں اردو کو علاقائی زبان بنانے کے سلسلے میں ان تمام اردو دوست جماعتوں کی جد و جہد کو بر محل اور حق بجانب قرار دیا اور ان کا خیر مقدم کیا تجویز میں یہہ رائے بھی ظاہر کی گئی کہ اس سلسلہ میں جدا جدا اور مختلف کانفرنسیں مفید نہیں ہوں گی۔ بلکہ ایک غیر سیاسی آل پارٹیز اردو کانفرنس کے لئے لکھنو میں اقدام کرنے کا مشورہ دیا جلسہ نے آیندہ انتخاب میں تمام فرقہ پرست جماعتوں کی اور خاص طور پر رجعت پسند کانگریسی امیدواروں کی مخالفت کا اعلان بھی کیا۔

(ان س)

---

## کامٹی

ہمیں یہہ سنکر خوشی ہوئی کہ مرکزی انجمن ترقی اردو (ہند) علی گڈھ۔ اتر پردیش (یو۔پی) میں اردو کے قانونی تحفظ کی طرف قدم اٹھانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ بلاشبہ دستور کی دفعہ ۳۴۷ کے تحت اردو کو اتر پردیش کی علاقائی زبان تسلیم کرانے کی مہم کا آغاز ایک بر وقت، مناسب اور موزوں اقدام ہے اور اس ضمن میں، انجمن کو ہم یقین دلانا چاہتے ہیں کہ پورے ہندوستان کے بہی خواہان اردو کی ہمدردی اس کے ساتھ ہوں گی۔

نور دہی کا تو یہہ دعوی ہے کہ اردو ہندوستان کی زبان ہے۔ اس کو سمجھنے کا پاکستان والے دعوی نہیں کرسکتے۔ بلاشبہ یہہ دعوی صحیح ہے مگر اس سے صحیح تو یہہ بات ہے کہ اردو اتر پردیش کے گھر گھر کی زبان اور عوام کی چہیتی زبان ہے۔ اگر ایسے علاقہ میں بھی اس کو قانونی تحفظ نہ ملے تو بڑے افسوس کی بات ہوگی۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ انجمن نے اردو کے قانونی تحفظ کی تحریک ایک موزوں مقام کے لئے اور مناسب وقت پر شروع کرنے کا عزم کیا ہے اور ہماری ہمدردیاں اس کے ساتھ ہیں۔ (الفاروق)

---

## غازی پور

۷ نومبر ۱۹۵۱ ع کو انجمن ترقی اردو [ہند] کے نمائندہ خصوصی مولانا خیر بہوروی صاحب علی گڈھ سے تشریف لائے اور مقامی انجمن ترقی اردو کے ذمہ دار ارکان کے علاوہ یہاں کے دوسرے اہل الرائے اصحاب سے ملے جس میں ایس۔ ایم۔ بشیر صاحب بار۔ ایٹ لا۔ حاجی محمد سمیع صاحب ایم۔ ایل۔ سی ۔ محمد احمد رضوی صاحب پرنسپل حلیم کالج۔ حبیب اللہ صاحب ایگزیکیوٹو آفیسر ۔ قاضی مختار احمد صاحب صدر جمیعتہ العلماء خواجہ عبد السلام صاحب اڈیٹر صداقت۔ ندیم ادیب صاحب بی۔ اے گنگا دھر ناتھہ صاحب فرحت بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل۔ عتیق صاحب میونسپل کمشنر۔ جاگیشور دیال صاحب نشتر کورنمنٹ پلیڈر۔ لطیف صاحب سوداگر چمڑا۔ حامد صاحب میونسپل کمشنر۔ کرشن سہائے وحشی مختاری وکیل۔ اسلم صاحب ہندی۔ پروفیسر نواب علی صاحب عبد الوحید صاحب انجمن وطن۔

۸ نومبر کی شام کو مقامی انجمن ترقی اردو کے عہدے داروں کا ایک جلسہ گنگا دھر ناتھہ صاحب فرحت کے دولت کدے پر منعقد ہوا جس میں کئی تجویزیں منظور کی گئیں۔

۹ نومبر کو خیر صاحب نے ایک پریس کانفرنس میں شرکت کی جو ان کی آمد کے

سلسلے میں دفتر صداقت میں کی گئی جس میں پی۔ٹی۔آئی، یو۔پی۔آئی "امرت بازار پتریکا" "نیشنل هیرالڈ اور هندی اخبار "جاگرن" کے نمائندے شریک تھے۔ مقامی انجمنوں میں آپ نے عراق ایسوسی ایشن، انجمن وطن، انجمن اقبال، بزم ادب کا یستھ پاٹ شالا کے اراکین سے ملاقاتیں کیں اور ایک نوجوان حامیان اردو کے اجتماع میں بھی تقریر فرمائی

۹ نومبر کو مرکزی انجمن ترقی اردو کے جنرل سکریٹری جناب قاضی محمد عبدالغفار صاحب علی گڈھ سے تشریف لانے والے تھے مگر جو تار کانپور سے آپ کو دیا گیا تھا وہ تار گھر کے نظام کی خرابی کی وجہ سے علی گڈھ ایسے وقت پہونچا جب کانپور آنیوالی تمام گاڑیوں کے اوقات گزر چکے تھے اس لئے جناب قاضی صاحب ۹ نومبر کی شام کو کانپور پہونچنے کے بجائے ۱۰ نومبر کی شام کو ساڑھے آٹھ بجے طوفان ایکسپریس سے تشریف لائے اور اسی شب میں آپ کی جائے قیام حبیب اللہ صاحب ایکزیکیوٹو آفیسر کے مکان پر حاجی محمد سمیع صاحب ایم۔ایل۔سی محمد رضوی صاحب پرنسپل حلیم کالج۔ گنگادھر ناتھ صاحب فرحت صدر انجمن ترقی اردو کانپور مصطفی حسین صاحب نیر ایڈوکیٹ سکریٹری مجلس تحفظ اردو، حاجی ابو محمد ثاقب نسیم ادیب بی۔اے۔ خواجہ عبدالسلام اڈیٹر صداقت اور دوسرے اصحاب نے آپ سے ملاقات اور علاقائی زبان کے مسئلہ پر تبادلہ خیال کیا۔

۱۱ نومبر کی صبح کو انجمن اقبال کے اراکین کے علاوہ شہر کی اور کئی ادبی انجمنوں کے اراکین نے قاضی صاحب سے زبان کے مسئلہ پر تبادلہ خیال کیا اور موصوف کو اس بات کا یقین دلایا کہ اردو کو علاقائی زبان تسلیم کرانے کی جو مہم انجمن شروع کر رہی ہے اس کے ساتھ اشتراک اور تعاون کرینگے۔ شب میں کرشن سہائے وحشی هنکاری صدر مجلس تحفظ اردو، حاجی محمد سمیع صاحب ایم۔ایل۔سی۔ نیر صاحب ایڈوکیٹ۔ حامد صاحب میونسپل کمشنر۔ خواجہ عبدالسلام صاحب اڈیٹر صداقت۔ نسیم ادیب صاحب۔ حاجی ابو محمد ثاقب۔ پروفیسر عبدالعزیز انصاری صاحب۔ وفا شاہجہانپوری، شارق کانپوری، نشور واحدی اور کئی صاحبوں نے قاضی صاحب سے ملاقات کی۔ قاضی صاحب موصوف نے مجلس تحفظ اردو کے اراکین کو اجازت دی کہ وہ محضر نامے پر دستخطوں کا کام جاری رکھیں اور انجمن کے اس مشاورتی جلسہ میں شرکت فرمالیں جو ماہ دسمبر میں بمقام لکھنؤ ہوگا جس میں صوبے کی تمام شاخوں کے صدر سکریٹریز اور دوسرے اهل الرائے شریک ہوں گے اور باہمی مشوروں سے یہہ طے کیا جائیگا کہ دستخطوں کے علاوہ اردو کو نہ صرف علاقائی بلکہ پورے ملک کی زبان تسلیم کرانے کے لئے کیا کیا ذرائع اختیار کئے جائیں۔

کل هند اردو کانفرنس جو مجلس تحفظ اردو کانپور اپنے اهتمام میں کرانا چاهتی هے اس کے متعلق بھی طے پایا کہ اس کو فی الحال ملتوی رکھا جائے اور مجلس مشاورت کے فیصلہ پر منحصر کیا جائے۔

۱۲ نومبر کی صبح کو جناب قاضی صاحب طوفان ایکسپریس سے علی گڈھ تشریف لے گئے۔

نامہ نگار

## اپنے دیس کی خبریں

**کانپور**

رئیس احمد جعفری صاحب سکریٹری اقبال لائبریری اطلاع دیتے ہیں کہ:-

"انجمن اقبال (کانپور) کی سرپرستی میں ایک ادبی ماہواری اجتماع" مورخہ ۴ نومبر ۱۹۵۱ ع کو ۸ بجے شب سر اقبال لائبریری هال میں هوا۔

زیر صدارت جناب حامد سعید صاحب ہوا، اجتماع میں شہر کے بہترین ادیب جمع تھے جن میں خاص طور پر انجمن ترقی پسند مصنفین کے قابل نوجوان لکھنے والے موجود تھے، صدر جلسہ کی مختصر سی افتتاحی تقریر کے بعد جناب اسمٰعیل صاحب زبیری نے اپنا مقالہ پیش کیا تھا کر جسے سنکر فطرت نے مقالہ پر تنقیدی رائے زنی کی اس کے بعد ابوذر صاحب نمایندہ انجمن ترقی پسند مصنفین نے مقالہ پر رائے زنی کرتے ہوئے اردو زبان کی پیدائش پر ایک بسیط تبصرہ کیا مابعد جناب ڈاکٹر محمد رحمد خان صاحب (خازن انجمن اقبال) نے بھی مقالہ پر تنقیدی نظر ڈالی اس کے بعد جناب سید رئیس احمد جعفری امروہوی نے اپنا مقالہ "اردو ادب میں افسانہ" پڑھا جس میں فن افسانہ نویسی پر بسیط تبصرہ کیا گیا تھا مقالہ پر جناب ابوذر صاحب نے مختصر سی تنقید کی، مقالات پڑھے جانے کے بعد سید رشین صاحب نے اپنی کویتا سنائی مابعد فطرت صاحب نے اپنی نظم "پانی پت" پیش کی اور ناشاد فیض آبادی صاحب نے اپنی غزل پیش کی۔ اسرار منصوری صاحب نے اپنا افسانہ "شیطان کی موت" پڑھکر سنایا آخیر میں ابوذر صاحب نے اپنی نظم "آمد" پیش کی۔

صدر جلسہ نے اختتامی تقریر میں مختصر مگر جامع الفاظ میں اردو ادب پر روشنی ڈالی، آئندہ ماہواری ادبی اجتماع کے لئے ۴ دسمبر ۱۹۵۱ ع مقرر کی گئی۔

## جونیر ہائی اسکول کے نصاب میں اردو

مکرمی - تسلیم - ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف اسکولس لکھنؤ نے اپنے حکم ای-ان-ڈی-پی (انگلش ڈپارٹمنٹ) نمبر ای ۲۰۳۵ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۵۱ ع میں ڈائرکٹر آف ایجوکیشن یو-پی کے خط نمبر ایچ-

۱۰۱۳-XXX-۱۱ (۳۸) ۵۲-۵۱ مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۵۱ ع الہ آباد کے حوالے سے تمام ہیڈ ماسٹرس جونیر ہائی اسکولوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے اسکولوں میں حسب سرکلر نمبر ایچ ۳۴۰۲ × XXX - ۱۱ (۱٦) ۵۱-۵۰ مورخہ ۷ جولائی ۱۹۵۱ ع مضامین ذیل میں سے تین مضامین بہ حیثیت اختیاری رکھیں۔

(۱) میوزک (۲) کامرس معہ بزنس میتھڈ (۳) فزیالوجی اور ہائی جین- (۴) ایک کلاسیکل زبان (سنسکرت-عربی-فارسی)- (۵) انگلش- (٦) جنرل سائنس- (۷) ایک ہندوستانی زبان (بنگالی-پنجابی-اردو-گجراتی-مراٹھی) اس طرح تمام جونیر ہائی اسکولوں کے اردو طلبا انگریزی اور اردو کے ساتھ کوئی اور مضمون آسانی کے ساتھ لے سکتے ہیں - ۲۴ اگست ۱۹۵۱ ع کا گزٹ اس سرکلر کے بعد کوئی معنی نہیں رکھتا - امید ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپل بورڈ بھی اس سرکلر کی پابندی کریں گے - خاص کر لکھنؤ میونسپل بورڈ جہاں تعلیم نہیں ہو رہی ہے -

ہم کو امید ہے کہ محکمہ تعلیم اپنے اس سرکلر کو گزٹ حصہ ۔ میں بھی شائع کرادے گا- کیونکہ عملی حیثیت سے کوئی بھی ایسے سرکلر کی پابندی نہیں کرتا ہے - جیسا کہ آج تک ہوتا رہا ہے -

گزٹ میں سلیبس جو شائع ہوا ہے اس کی صفائی اور تصحیح بھی محکمہ کی طرف سے ہو جانا ضروری ہے - ہمارے آنریری اسپیشل افسر جو مہربانیاں کرتے رہے ہیں اور جن طریقوں سے وہ محکمہ تعلیم کو اردو کشی کے لئے بند کام کرتے رہے ہیں - ان سب کی اصلاح لازمی ہے - ورنہ صرف سرکلر نکال دینے سے 'اردو' کی تعلیم جاری نہیں ہو سکتی - کم از کم محکمہ تعلیم ان شکایات کو سنے بھی جو "اردو کشی" کے سلسلہ میں ہمدردان اردو کو پیدا ہو گئی ہیں -

شجاعت علی سندیلوی جوائنٹ سکریٹری
انجمن ترقی اردو لکھنؤ

---

## مرادآباد

مورخہ ۹ نومبر ۱۹۵۱ ع کو دفتر انجمن بقائے ادب میں بوقت ۷ بجے شب مجلس عاملہ کا اجلاس زیر صدارت جناب مولوی حلیم الدین صاحب راحت مولائی بی۔اے۔ ایل۔ایل۔بی وکیل منعقد ہوا جس میں عہدہ داران و مجلس عاملہ کے ممبران متفقہ طور پر منتخب ہوئے۔

نیز متفقہ طور پر ماہانہ نشست کے سلسلے میں مشاعرہ کیلئے تجویز ہوئی۔

بعدہ جناب صدر مولوی حلیم الدین صاحب راحت مولائی بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی وکیل نے بسلسلہ بقائے اردو ایک جامع تقریر فرمائی پورا اجلاس نہایت ہی متاثر و رضاکارانہ ولولہ سے پر معلوم ہوتا تہا۔

——o——

## ریویو کے لئے

حسب ذیل کتابیں ریویو کے لئے وصول ہوئی ہیں:-

(۱) **مقصد زندگی** (ترجمہ از ایڈلر) ترجمہ سید محمد حسین جعفری صاحب، وظیفہ یاب ناظم تعلیمات - حیدرآباد۔

(۲) **دیوان حسرت موہانی** وہ غزلیں جو تکمیل کلیات حسرت کے بعد دسمبر ۱۹۵۰ ع تک لکھی گئیں۔

(۳) **خطوط اکبر** مرتبہ مختارالدین آرزو صاحب

(۴) **میلاد نبوی** مرتبہ قدسیہ نسیم صاحبہ

(۵) **اردو ادب کا معمار** - سب رس کتاب گھر - حیدرآباد دکن

(۶) **اصلاحات اقبال** از بشیر الحق دسنوی ناشر مطبع دین و دانش - بانکی پور پٹنہ۔

(۷) **سیاسی اشارات** از محمد رحمت علی صاحب ناشر رضوی اینڈ کمپنی - حیدرآباد دکن

(۸) **یادگار فرحت** - مرتبہ ڈاکٹر غلام یزدانی صاحب ناشر فرحت میموریل کمیٹی حیدرآباد دکن۔

(۹) **اردو انسائیکلوپیڈیا** - ادارہ ادبیات اردو حیدرآباد (دکن)

(۱۰) **ننھی بیماری** از مہندر ناتھ۔ مکتبہ جامعہ۔ جامعہ نگر۔ دہلی

(۱۱) **ادارہ تعلیم و ترقی کے رسایل کا** سلسلہ۔ مکتبہ جامعہ۔ جامعہ نگر دہلی

(۱۲) **ادارہ تعلیم و ترقی جامعہ** دہلی کی حسب ذیل درسی مطبوعات۔

حضرت محمد، حضرت غوث پاک، اجمیری خواجہ حضرت نظام الدین، مہاتما گوتم بدھ، کرشن کنہیا، رام کہانی، گرو نانک، امیر خسرو، حالی کی ایک جھلک، عبدالحق کی ایک جھلک، میرامن کی ایک جھلک، نذیر احمد کی ایک جھلک، احمد علی کی ایک جھلک، سہیل کی ایک جھلک، احمد ندیم کی ایک جھلک، مصطفیٰ کمال، سید سلیمان کی ایک جھلک، فرحت اللہ کی ایک جھلک، راشد الخیری کی ایک جھلک، سوامی دیانند سرسوتی،

## میرٹھ

انجمن ترقی ادب میرٹھ کے سرپرست اول نے انجمن کا ایک جلسہ عام ۴ نومبر ۱۹۵۱ ع کو طلب کیا جس میں عہدہ داران و ممبران کا انتخاب کیا گیا۔

سرپرست - جناب مرزا ابراہیم بیگ صاحب - صدر - جناب بابو بلدیو داس صاحب بی - ٹی - سی -

———

بہ اہتمام عزیز حسین منیجر نیشنل پرنٹرس کمپنی میں چھپا اور قاضی عبدالغفار صاحب پبلیشر نے صدر دفتر انجمن ترقی اردو (ہند) علی گڑھ سے شائع کیا۔